

اللَّهُ أَكْبَرُ

صرف اللہ ہی بڑا ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

زنہیل فقیر

حصہ 31

گرسی پر نماز پڑھنے کی
شرعی حیثیت

بالاستقام

رائے فقیر محمد

نقشبندی، بریلوی، سہروردی، قادری، چشتی
فاضل فارسی، بی اے اسلامیات، ماسٹرم کام، فیلو چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ



حمد باری تعالیٰ عزوجل

﴿مواہنا حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ﴾

ہے پاک رتبہ نگر سے اس بے نیاز کا
 کچھ دخل نقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
 ہر شے سے ہیں عیاں مرے صانع کی صنعتیں
 عالم سب آئینوں میں ہے آئینہ ساز کا
 افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
 حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
 اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
 شہرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا
 تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
 دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز کا
 کیوں کر نہ میرے کام نہیں غیب سے حسن
 بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

نعت رسول مقبول ﷺ

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نانپلی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل دیے ہیں کوہِ بسا دیے ہیں
جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
چلتے بکھادیئے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں
ان کے غار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دولہا ہے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پر خار بادئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرو ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دنیا بھا دیئے ہیں
ملکِ سخن کی شاہی تم کہ رنا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکتے بٹھا دیئے ہیں

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

کرسی پر نماز پڑھنے کی شرعی حیثیت

از قلم: علامہ ضمیر احمد مرتضائی

تحقیق مسئلہ کی طرف جانے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ جو شخص زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی
"9" کی بلند شے پر جگہ کر سکتا ہے اس کی نماز کرسی پر جائز نہیں اور جو اس طرح جگہ نہیں کر سکتا
اس کے لئے موجودہ مختلہ دار کرسی پر بیٹھ کر من حیث المسئلہ نماز پڑھنا جائز ہے لیکن رکوع کے لئے کم
اور جگہ کے لئے زیادہ جھکے گا۔ اگر دونوں کو برابر کر دیا تو نماز درست نہ ہوگی۔ البتہ کرسی پر بیٹھ کر
نماز پڑھنے سے احتیاط کی جائے۔ نیز "9" انچی نصف گز شرعی کی مقدار ہے۔

بندہ اس مسئلہ میں کافی دیر سے حل تلاش کرتا رہا اس بارے میں جو چند ایک مضمون سامنے آئے
یہ ناقابلِ تشفی رہے، کئی ایک حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس پر نماز پڑھنا مکروہ و ناجائز ہے۔ لیکن
در مختار کی عبارت

"ولا یرفع الی وجہہ شہدا یجد علیہ فقلعہ یکرہ تعریضاً"

پیش کر دی۔ ایک مضمون تین، چار صفحات میں سامنے آیا اس میں کہا گیا کہ وہ قیام
چھوڑتا ہے حالانکہ وہ قیام پر قدرت رکھتا ہے۔ اور قیام ایک رکن ہے جس کے ترک سے نماز نہ
ہوگی۔ اس میں بھی مسئلہ کا حل نہ تھا صرف فتاویٰ رضویہ اور بہارِ شریعت سے مسئلہ کی نقل تھی اور اس
مسئلہ کو کس جزیئے اور کس حالت پر محمول کرتا ہے اس کا لحاظ نہ رکھا گیا تھا۔

الغرض اہم نے ان حضرات کے اساء ذکر کئے بغیر ان کے دلائل ذکر کر دیئے ہیں۔ آگے ان
کا صحیح عمل کیا ہے اور انہوں نے اس کو کس مقام پر رکھ دیا ہے۔ اس سے ہمارا اتفاق نہیں۔ "ہمیں
حق سے غرض ہے شخصیت سے نہیں۔"

اس مسئلہ کے بارے میں بندہ نے اپنے اساتذہ کرام خصوصاً بخاری شریف پڑھتے وقت شیخ
الحمدیہ استاذی المکرم علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ العالی سے تحقیق دریافت کی پھر شیخ
الحمدیہ استاذ العلماء علامہ غلام نصیر الدین چشتی دامت برکاتہم العالیہ سے کافی دیر تک تحقیق
دریافت کرتا رہا بحث و تحقیق میں ہر ایک کو چہنستانِ علم کا مہکتا ہوا پھول پایا۔ تحقیق سے نوازا اور کئی

ایک اشکال بھی خود وارد فرمائے جس کے حل کے لئے کتب فقہ میں مجتہد کتب کی طرف رجعت بھی
ولائی۔ پھر کئی ایک مفتیان کرام سے گفتگوں تک اس مسئلے کے بارے گفتگو بھی چلتی رہی۔ پھر اللہ
تعالیٰ! اساتذہ کرام کی دعاؤں اور ان کی شفقتوں سے بعد ناچنے نے اپنی اس مسئلہ پر تحقیق
کو ترتیب دیا جس کا نام ”حکم الشرعیۃ فی الصلوٰۃ علی الکرسی“ یعنی کرسی پر نماز کی شرعی حیثیت رکھا۔
چونکہ اس پر مفصل تحقیق پھر اللہ تعالیٰ ہمارے رسالے میں آچکی ہے۔ یہاں صرف چند ایک
دلائل اجمالی طور پر مسئلہ کو سمجھانے کے لئے قارئین مجلہ انکساریہ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔

نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ”قیام“ یعنی کھڑا ہونا ہے۔ یہ رکن نہ پایا جائے تو نماز نہ
ہوگی۔ لیکن نماز کی عذر شرعی کی وجہ سے قیام چھوڑ سکتا ہے۔ خواہ عذر حقیقی ہو یا حکمی، عذر کی
تفصیل (درمختار، رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۶۸۱، ۶۸۲ طبع مکتبہ حقانیہ پشاور..... البحر الرائق جلد ۲ صفحہ
۱۹۹ طبع مکتبہ رشیدیہ سرکاری روڈ کوئٹہ) میں موجود ہے۔ ہم اس بات کو یہاں واضح کرنا چاہتے ہیں کہ
رکوع و سجود پر قدرت رکھ کر نماز پڑھنے والے کا حکم اور ہے اور جو سجود پر قدرت نہیں رکھتا اسے
شریعت میں صوابی یعنی اشارہ سے نماز پڑھنے والا کہتے ہیں۔ اس کا حکم اور ہے۔

فہم کی صورت میں چونکہ سجود پر قدرت رکھتا ہے اس واسطے اس پر عذر حقیقی یا عذر حکمی کے علاوہ
بہت ممکن ہو سکے کھڑا ہونا فرض ہے خواہ تکبیر تحریمہ کی مقدار ہی کیوں نہ ہو خواہ دیوار سے یا کسی
اور شے سے سہارا لے کر کھڑا ہوا تو اس مقدار اس پر کھڑا ہونا فرض ہے جتنا کھڑا ہونے کی وہ طاقت
رکھتا ہے اور اگر وہ سجود کرنے پر قدرت نہیں رکھتا تو اس پر عذر حقیقی یا حکمی کے علاوہ بھی کھڑا ہونا
فرض نہیں خواہ کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا بھی ہو بلکہ اس کے لئے بیٹھنا افضل ہے۔ حوالہ کے
لئے ملاحظہ ہو: نوہ الايضاح مع حاشیہ ضوء المصباح صفحہ ۱۱۱ طبع مکتبہ برکات المدینہ کراچی، منیۃ
المصلیٰ مع التعلیق اٹلی صفحہ ۲۳۵ طبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز، قدوری مع حاشیہ المنظر النوری
صفحہ ۵۹ طبع مکتبہ قیامیہ راولپنڈی، کنز الدقائق صفحہ ۳۹ طبع المصباح اردو بازار لاہور، ہدایہ جلد ۱ صفحہ
۲۱ طبع المصباح اردو بازار لاہور، فتاویٰ قاضی خان جلد ۱ صفحہ ۸۳ طبع المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگلی پشاور،
فتاویٰ شامی جلد ۲ صفحہ ۶۸۳ طبع المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگلی پشاور وغیرہ۔

اور سجود پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں کھڑا ہونے کو ضروری قرار دینا شوافع کا موقف ہے
جس کے رد میں علماء احناف کثر ہم اللہ تعالیٰ یہ دلیل دیتے ہیں کہ قیام رکوع کی رکعت سجود کی
طرف وسیلہ ہونے کی وجہ سے قرار دی گئی ہے کیونکہ سجود عبادت میں انتہائی تعظیم پر ہے لہذا یہ

عبادت میں اصل ہوا اور یہی عبادت میں مقصود بالذات ہوتا ہے کیونکہ سجود کو تنہا عبادت کے طور پر
کیا جاسکتا ہے لیکن قیام کو نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ سجود و سجود جبکہ قیام کو تنہا عبادت نہ قرار دینے کی
وجہ یہ ہے کہ سجود میں انتہائی عاجزی اور خضوع ہے حتیٰ کہ اگر غیر اللہ کے لئے سجود کیا تو کافر ہو گیا
جبکہ قیام میں ایسا نہیں ہے لہذا جب قیام کی حیثیت ایک وسیلہ کی سی رہ گئی تو جو نبی اصل سے عاجز
ہو اور وسیلہ ساقط ہو جائے گا جیسا کہ خود نماز کے لئے اور سنی جمعہ کے لئے ہے۔

(۱- غنیۃ المستملی شرح منہج المصلیٰ صفحہ ۲۶۲ طبع قدیمی کتب خانہ اردو بازار کراچی)

(۲- مرقاۃ المفاتیح علی نور الایضاح ۲۵۲ طبع المکتبۃ القوالیہ کراچی)

(۳- شرح النقایۃ لعل علی قدوری ۸۲۱ طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

معلوم ہو گیا کہ قیام عذر شرعی کے علاوہ سجود کرنے پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں بھی
ساقط ہو جاتا ہے۔ اور جہاں حکم آیا کہ دیوار سے ٹک لگا کر یا عصا کے سہارے کھڑا ہو کر ہی تکبیر
تحریمہ کی مقدار ہی کیوں نہ ہو کھڑا ہونا فرض ہے۔ وہ سجود پر قدرت رکھنے کی صورت میں ہے
۔ اور یہی مطلب ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کا جو آپ سے ترک قیام کے
مطلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر نماز قیام پر قادر ہو اگر چہ وہ عصا یا دیوار کے ذریعے ہو تو
اس پر حسب طاقت قیام کرنا لازم ہے خواہ وہ ایک آیت یا تکبیر کی مقدار ہو بخلاف یہ کہ یہ ہے
کیونکہ بعض کا کل کے ساتھ اجتہاد کیا جاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ۵۸۶ طبع رخصتا ڈاؤن ٹاؤن پاکستان لاہور)

فتاویٰ رضویہ سے فتویٰ نقل کرنا اور بات ہے اور اسے اس کے صحیح مقام پر رکھنا اور بات ہے
بے شک نقل کے لئے بھی عقل درکار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محض نمود و نمائش اور مشہوری سے
بچائے اور اپنی گردن کو اساتذہ کے ادب میں جھکانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اشارہ سے نماز پڑھنے کے شیوہ پر حدیث مبارک

حضرت یحییٰ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ابوسعیر کا مرض تھا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی راہ گئی کے بارے میں دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلِّ قائماً فان لم تستطع فقاعد فان لم تستطع فقلی جنب۔

نماز کو قائم کھڑے ہو کر پڑھو اگر طاقت نہ کھو تو بیٹھ کر پڑھو اگر اتنی بھی طاقت نہ کھو تو پہلو کے

پل سے لیٹ کر نماز ادا کرو۔ (حدیث شریف ۱۰۵۰ صحیح قدوسی کتب خانہ کراچی)

سجدہ کتنی بلندی تک ہو سکتا ہے

اگر کسی "۱۹" انچ کی بلند شے کو زمین پر رکھ کر اس پر سجدہ کرے تو اس کو بھی سجدہ سے نماز پڑھنے والا کہیں گے اشارہ سے پڑھنے والا نہیں کہیں گے۔ یعنی ایسے شخص کے لئے بھی حتی المقدور قیام فرض ہے۔

(۱۔ الجوهرة الميرة شرح القدوري ۱۳۱ طبع مکتبہ امدادیہ لبنان)

(۲۔ فتح القدر بشرح الہدایہ ۲۶۳ طبع مکتبہ رشیدیہ سرکاری روڈ کوئٹہ)

یہ بھی خیال رہے کہ رکھی ہوئی چیز کو زمین کی سطح پر ہی ہو۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی صفحہ ۲۵ طبع قدیمی کتب خانہ داروہ بازار کراچی)

البتہ نصف گز یعنی "۱۹" انچ کی بلندی تک سجدہ کا تحقق اس واسطے فقہاء کرام نے رکھا ہے کہ سجدہ کے ادا ہونے کی بلندی میں حد ہی اتنی بنتی ہے کہ اس سے اوپر کو لغت اور عرف کے اعتبار سے سجدہ ہی نہیں کہتے۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا رسالہ "کرتی پر نماز کی شرعی حیثیت"۔

(۱۔ بحسب الافکار فی شرح حاشیۃ قاضی جبار ۶۵۳ طبع الوقت المدنی النجفی رجب الحدید)

(۲۔ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی صفحہ ۷۸، ۷۹ طبع قدیمی کتب خانہ داروہ بازار کراچی)

نصف گز یعنی "۱۹" انچ کی بلندی تک سجدہ اور احادیث مبارکہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آشوب چشم کی وجہ سے چڑے کے نکیہ پر سجدہ کرتی تھیں۔

(کنز شریف ۲/۳۰۷ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے نکیہ پر سجدہ فرماتے۔

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ مریض تھے آپ کے لئے چھوٹا نکیہ موڑ دیا جاتا جس پر آپ سجدہ فرمائیے۔

(معنف ابن ابی شیبہ ۲۴۲ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نکیہ پر سجدہ کرنے کی رخصت دیتے تھے۔

(کنز شریف ۲/۳۰۷ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

اور یقیناً اتنی بلندی پر سجدہ نصف گز ("۱۹" انچ) سے سجدہ کی صورت میں پڑھنا نہیں سکتا۔ یہاں

تک ہمارے سامنے یہ بات نکھر کر آگئی کہ جو "۱۹" انچ تک بھی کسی بلند شے پر سجدہ کر سکتا ہو اس پر

عذر شرعی کے علاوہ قیام ساقط نہ ہوگا اور جو قدرت نہ رکھتا ہو اس کی نماز اشارہ سے ادا ہوگی

اور اشارہ سے پڑھنے والے شخص پر قیام ساقط ہو جاتا ہے لہذا اس کی وضاحت کی روشنی میں جو شخص

۱۱۔ زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی بلند شے پر سجدہ نہ کر سکتا ہو وہ تختہ دار کر سی پر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اس کے لئے کم اور سجدہ کے لئے ذرا زیادہ جھکے۔

(الہدایہ فی شرح الکتاب ۱۵۰ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

اگر رکوع و سجدہ کو اشارہ کرنے میں برابر کر دیا یعنی رکوع کے لئے بھی تختہ پر سر رکھ دیا اور سجدہ

کے لئے بھی تختہ پر سر رکھ دیا تو نماز درست نہ ہوگی۔

(المحرر الرائق ۲۰۷ ر ۲۰۸ مکتبہ رشیدیہ سرکاری روڈ کوئٹہ)

خیال رہے کہ اشارہ کا تحقق سر کی حرکت کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ۱۵۷۷ س ۱۵۷۸ س ۱۵۷۹ س ۱۵۸۰ س ۱۵۸۱ س ۱۵۸۲ س ۱۵۸۳ س ۱۵۸۴ س ۱۵۸۵ س ۱۵۸۶ س ۱۵۸۷ س ۱۵۸۸ س ۱۵۸۹ س ۱۵۹۰ س ۱۵۹۱ س ۱۵۹۲ س ۱۵۹۳ س ۱۵۹۴ س ۱۵۹۵ س ۱۵۹۶ س ۱۵۹۷ س ۱۵۹۸ س ۱۵۹۹ س ۱۶۰۰ س ۱۶۰۱ س ۱۶۰۲ س ۱۶۰۳ س ۱۶۰۴ س ۱۶۰۵ س ۱۶۰۶ س ۱۶۰۷ س ۱۶۰۸ س ۱۶۰۹ س ۱۶۱۰ س ۱۶۱۱ س ۱۶۱۲ س ۱۶۱۳ س ۱۶۱۴ س ۱۶۱۵ س ۱۶۱۶ س ۱۶۱۷ س ۱۶۱۸ س ۱۶۱۹ س ۱۶۲۰ س ۱۶۲۱ س ۱۶۲۲ س ۱۶۲۳ س ۱۶۲۴ س ۱۶۲۵ س ۱۶۲۶ س ۱۶۲۷ س ۱۶۲۸ س ۱۶۲۹ س ۱۶۳۰ س ۱۶۳۱ س ۱۶۳۲ س ۱۶۳۳ س ۱۶۳۴ س ۱۶۳۵ س ۱۶۳۶ س ۱۶۳۷ س ۱۶۳۸ س ۱۶۳۹ س ۱۶۴۰ س ۱۶۴۱ س ۱۶۴۲ س ۱۶۴۳ س ۱۶۴۴ س ۱۶۴۵ س ۱۶۴۶ س ۱۶۴۷ س ۱۶۴۸ س ۱۶۴۹ س ۱۶۵۰ س ۱۶۵۱ س ۱۶۵۲ س ۱۶۵۳ س ۱۶۵۴ س ۱۶۵۵ س ۱۶۵۶ س ۱۶۵۷ س ۱۶۵۸ س ۱۶۵۹ س ۱۶۶۰ س ۱۶۶۱ س ۱۶۶۲ س ۱۶۶۳ س ۱۶۶۴ س ۱۶۶۵ س ۱۶۶۶ س ۱۶۶۷ س ۱۶۶۸ س ۱۶۶۹ س ۱۶۷۰ س ۱۶۷۱ س ۱۶۷۲ س ۱۶۷۳ س ۱۶۷۴ س ۱۶۷۵ س ۱۶۷۶ س ۱۶۷۷ س ۱۶۷۸ س ۱۶۷۹ س ۱۶۸۰ س ۱۶۸۱ س ۱۶۸۲ س ۱۶۸۳ س ۱۶۸۴ س ۱۶۸۵ س ۱۶۸۶ س ۱۶۸۷ س ۱۶۸۸ س ۱۶۸۹ س ۱۶۹۰ س ۱۶۹۱ س ۱۶۹۲ س ۱۶۹۳ س ۱۶۹۴ س ۱۶۹۵ س ۱۶۹۶ س ۱۶۹۷ س ۱۶۹۸ س ۱۶۹۹ س ۱۷۰۰ س ۱۷۰۱ س ۱۷۰۲ س ۱۷۰۳ س ۱۷۰۴ س ۱۷۰۵ س ۱۷۰۶ س ۱۷۰۷ س ۱۷۰۸ س ۱۷۰۹ س ۱۷۱۰ س ۱۷۱۱ س ۱۷۱۲ س ۱۷۱۳ س ۱۷۱۴ س ۱۷۱۵ س ۱۷۱۶ س ۱۷۱۷ س ۱۷۱۸ س ۱۷۱۹ س ۱۷۲۰ س ۱۷۲۱ س ۱۷۲۲ س ۱۷۲۳ س ۱۷۲۴ س ۱۷۲۵ س ۱۷۲۶ س ۱۷۲۷ س ۱۷۲۸ س ۱۷۲۹ س ۱۷۳۰ س ۱۷۳۱ س ۱۷۳۲ س ۱۷۳۳ س ۱۷۳۴ س ۱۷۳۵ س ۱۷۳۶ س ۱۷۳۷ س ۱۷۳۸ س ۱۷۳۹ س ۱۷۴۰ س ۱۷۴۱ س ۱۷۴۲ س ۱۷۴۳ س ۱۷۴۴ س ۱۷۴۵ س ۱۷۴۶ س ۱۷۴۷ س ۱۷۴۸ س ۱۷۴۹ س ۱۷۵۰ س ۱۷۵۱ س ۱۷۵۲ س ۱۷۵۳ س ۱۷۵۴ س ۱۷۵۵ س ۱۷۵۶ س ۱۷۵۷ س ۱۷۵۸ س ۱۷۵۹ س ۱۷۶۰ س ۱۷۶۱ س ۱۷۶۲ س ۱۷۶۳ س ۱۷۶۴ س ۱۷۶۵ س ۱۷۶۶ س ۱۷۶۷ س ۱۷۶۸ س ۱۷۶۹ س ۱۷۷۰ س ۱۷۷۱ س ۱۷۷۲ س ۱۷۷۳ س ۱۷۷۴ س ۱۷۷۵ س ۱۷۷۶ س ۱۷۷۷ س ۱۷۷۸ س ۱۷۷۹ س ۱۷۸۰ س ۱۷۸۱ س ۱۷۸۲ س ۱۷۸۳ س ۱۷۸۴ س ۱۷۸۵ س ۱۷۸۶ س ۱۷۸۷ س ۱۷۸۸ س ۱۷۸۹ س ۱۷۹۰ س ۱۷۹۱ س ۱۷۹۲ س ۱۷۹۳ س ۱۷۹۴ س ۱۷۹۵ س ۱۷۹۶ س ۱۷۹۷ س ۱۷۹۸ س ۱۷۹۹ س ۱۸۰۰ س ۱۸۰۱ س ۱۸۰۲ س ۱۸۰۳ س ۱۸۰۴ س ۱۸۰۵ س ۱۸۰۶ س ۱۸۰۷ س ۱۸۰۸ س ۱۸۰۹ س ۱۸۱۰ س ۱۸۱۱ س ۱۸۱۲ س ۱۸۱۳ س ۱۸۱۴ س ۱۸۱۵ س ۱۸۱۶ س ۱۸۱۷ س ۱۸۱۸ س ۱۸۱۹ س ۱۸۲۰ س ۱۸۲۱ س ۱۸۲۲ س ۱۸۲۳ س ۱۸۲۴ س ۱۸۲۵ س ۱۸۲۶ س ۱۸۲۷ س ۱۸۲۸ س ۱۸۲۹ س ۱۸۳۰ س ۱۸۳۱ س ۱۸۳۲ س ۱۸۳۳ س ۱۸۳۴ س ۱۸۳۵ س ۱۸۳۶ س ۱۸۳۷ س ۱۸۳۸ س ۱۸۳۹ س ۱۸۴۰ س ۱۸۴۱ س ۱۸۴۲ س ۱۸۴۳ س ۱۸۴۴ س ۱۸۴۵ س ۱۸۴۶ س ۱۸۴۷ س ۱۸۴۸ س ۱۸۴۹ س ۱۸۵۰ س ۱۸۵۱ س ۱۸۵۲ س ۱۸۵۳ س ۱۸۵۴ س ۱۸۵۵ س ۱۸۵۶ س ۱۸۵۷ س ۱۸۵۸ س ۱۸۵۹ س ۱۸۶۰ س ۱۸۶۱ س ۱۸۶۲ س ۱۸۶۳ س ۱۸۶۴ س ۱۸۶۵ س ۱۸۶۶ س ۱۸۶۷ س ۱۸۶۸ س ۱۸۶۹ س ۱۸۷۰ س ۱۸۷۱ س ۱۸۷۲ س ۱۸۷۳ س ۱۸۷۴ س ۱۸۷۵ س ۱۸۷۶ س ۱۸۷۷ س ۱۸۷۸ س ۱۸۷۹ س ۱۸۸۰ س ۱۸۸۱ س ۱۸۸۲ س ۱۸۸۳ س ۱۸۸۴ س ۱۸۸۵ س ۱۸۸۶ س ۱۸۸۷ س ۱۸۸۸ س ۱۸۸۹ س ۱۸۹۰ س ۱۸۹۱ س ۱۸۹۲ س ۱۸۹۳ س ۱۸۹۴ س ۱۸۹۵ س ۱۸۹۶ س ۱۸۹۷ س ۱۸۹۸ س ۱۸۹۹ س ۱۹۰۰ س ۱۹۰۱ س ۱۹۰۲ س ۱۹۰۳ س ۱۹۰۴ س ۱۹۰۵ س ۱۹۰۶ س ۱۹۰۷ س ۱۹۰۸ س ۱۹۰۹ س ۱۹۱۰ س ۱۹۱۱ س ۱۹۱۲ س ۱۹۱۳ س ۱۹۱۴ س ۱۹۱۵ س ۱۹۱۶ س ۱۹۱۷ س ۱۹۱۸ س ۱۹۱۹ س ۱۹۲۰ س ۱۹۲۱ س ۱۹۲۲ س ۱۹۲۳ س ۱۹۲۴ س ۱۹۲۵ س ۱۹۲۶ س ۱۹۲۷ س ۱۹۲۸ س ۱۹۲۹ س ۱۹۳۰ س ۱۹۳۱ س ۱۹۳۲ س ۱۹۳۳ س ۱۹۳۴ س ۱۹۳۵ س ۱۹۳۶ س ۱۹۳۷ س ۱۹۳۸ س ۱۹۳۹ س ۱۹۴۰ س ۱۹۴۱ س ۱۹۴۲ س ۱۹۴۳ س ۱۹۴۴ س ۱۹۴۵ س ۱۹۴۶ س ۱۹۴۷ س ۱۹۴۸ س ۱۹۴۹ س ۱۹۵۰ س ۱۹۵۱ س ۱۹۵۲ س ۱۹۵۳ س ۱۹۵۴ س ۱۹۵۵ س ۱۹۵۶ س ۱۹۵۷ س ۱۹۵۸ س ۱۹۵۹ س ۱۹۶۰ س ۱۹۶۱ س ۱۹۶۲ س ۱۹۶۳ س ۱۹۶۴ س ۱۹۶۵ س ۱۹۶۶ س ۱۹۶۷ س ۱۹۶۸ س ۱۹۶۹ س ۱۹۷۰ س ۱۹۷۱ س ۱۹۷۲ س ۱۹۷۳ س ۱۹۷۴ س ۱۹۷۵ س ۱۹۷۶ س ۱۹۷۷ س ۱۹۷۸ س ۱۹۷۹ س ۱۹۸۰ س ۱۹۸۱ س ۱۹۸۲ س ۱۹۸۳ س ۱۹۸۴ س ۱۹۸۵ س ۱۹۸۶ س ۱۹۸۷ س ۱۹۸۸ س ۱۹۸۹ س ۱۹۹۰ س ۱۹۹۱ س ۱۹۹۲ س ۱۹۹۳ س ۱۹۹۴ س ۱۹۹۵ س ۱۹۹۶ س ۱۹۹۷ س ۱۹۹۸ س ۱۹۹۹ س ۲۰۰۰ س ۲۰۰۱ س ۲۰۰۲ س ۲۰۰۳ س ۲۰۰۴ س ۲۰۰۵ س ۲۰۰۶ س ۲۰۰۷ س ۲۰۰۸ س ۲۰۰۹ س ۲۰۱۰ س ۲۰۱۱ س ۲۰۱۲ س ۲۰۱۳ س ۲۰۱۴ س ۲۰۱۵ س ۲۰۱۶ س ۲۰۱۷ س ۲۰۱۸ س ۲۰۱۹ س ۲۰۲۰ س ۲۰۲۱ س ۲۰۲۲ س ۲۰۲۳ س ۲۰۲۴ س ۲۰۲۵ س ۲۰۲۶ س ۲۰۲۷ س ۲۰۲۸ س ۲۰۲۹ س ۲۰۳۰ س ۲۰۳۱ س ۲۰۳۲ س ۲۰۳۳ س ۲۰۳۴ س ۲۰۳۵ س ۲۰۳۶ س ۲۰۳۷ س ۲۰۳۸ س ۲۰۳۹ س ۲۰۴۰ س ۲۰۴۱ س ۲۰۴۲ س ۲۰۴۳ س ۲۰۴۴ س ۲۰۴۵ س ۲۰۴۶ س ۲۰۴۷ س ۲۰۴۸ س ۲۰۴۹ س ۲۰۵۰ س ۲۰۵۱ س ۲۰۵۲ س ۲۰۵۳ س ۲۰۵۴ س ۲۰۵۵ س ۲۰۵۶ س ۲۰۵۷ س ۲۰۵۸ س ۲۰۵۹ س ۲۰۶۰ س ۲۰۶۱ س ۲۰۶۲ س ۲۰۶۳ س ۲۰۶۴ س ۲۰۶۵ س ۲۰۶۶ س ۲۰۶۷ س ۲۰۶۸ س ۲۰۶۹ س ۲۰۷۰ س ۲۰۷۱ س ۲۰۷۲ س ۲۰۷۳ س ۲۰۷۴ س ۲۰۷۵ س ۲۰۷۶ س ۲۰۷۷ س ۲۰۷۸ س ۲۰۷۹ س ۲۰۸۰ س ۲۰۸۱ س ۲۰۸۲ س ۲۰۸۳ س ۲۰۸۴ س ۲۰۸۵ س ۲۰۸۶ س ۲۰۸۷ س ۲۰۸۸ س ۲۰۸۹ س ۲۰۹۰ س ۲۰۹۱ س ۲۰۹۲ س ۲۰۹۳ س ۲۰۹۴ س ۲۰۹۵ س ۲۰۹۶ س ۲۰۹۷ س ۲۰۹۸ س ۲۰۹۹ س ۲۱۰۰ س ۲۱۰۱ س ۲۱۰۲ س ۲۱۰۳ س ۲۱۰۴ س ۲۱۰۵ س ۲۱۰۶ س ۲۱۰۷ س ۲۱۰۸ س ۲۱۰۹ س ۲۱۱۰ س ۲۱۱۱ س ۲۱۱۲ س ۲۱۱۳ س ۲۱۱۴ س ۲۱۱۵ س ۲۱۱۶ س ۲۱۱۷ س ۲۱۱۸ س ۲۱۱۹ س ۲۱۲۰ س ۲۱۲۱ س ۲۱۲۲ س ۲۱۲۳ س ۲۱۲۴ س ۲۱۲۵ س ۲۱۲۶ س ۲۱۲۷ س ۲۱۲۸ س ۲۱۲۹ س ۲۱۳۰ س ۲۱۳۱ س ۲۱۳۲ س ۲۱۳۳ س ۲۱۳۴ س ۲۱۳۵ س ۲۱۳۶ س ۲۱۳۷ س ۲۱۳۸ س ۲۱۳۹ س ۲۱۴۰ س ۲۱۴۱ س ۲۱۴۲ س ۲۱۴۳ س ۲۱۴۴ س ۲۱۴۵ س ۲۱۴۶ س ۲۱۴۷ س ۲۱۴۸ س ۲۱۴۹ س ۲۱۵۰ س ۲۱۵۱ س ۲۱۵۲ س ۲۱۵۳ س ۲۱۵۴ س ۲۱۵۵ س ۲۱۵۶ س ۲۱۵۷ س ۲۱۵۸ س ۲۱۵۹ س ۲۱۶۰ س ۲۱۶۱ س ۲۱۶۲ س ۲۱۶۳ س ۲۱۶۴ س ۲۱۶۵ س ۲۱۶۶ س ۲۱۶۷ س ۲۱۶۸ س ۲۱۶۹ س ۲۱۷۰ س ۲۱۷۱ س ۲۱۷۲ س ۲۱۷۳ س ۲۱۷۴ س ۲۱۷۵ س ۲۱۷۶ س ۲۱۷۷ س ۲۱۷۸ س ۲۱۷۹ س ۲۱۸۰ س ۲۱۸۱ س ۲۱۸۲ س ۲۱۸۳ س ۲۱۸۴ س ۲۱۸۵ س ۲۱۸۶ س ۲۱۸۷ س ۲۱۸۸ س ۲۱۸۹ س ۲۱۹۰ س ۲۱۹۱ س ۲۱۹۲ س ۲۱۹۳ س ۲۱۹۴ س ۲۱۹۵ س ۲۱۹۶ س ۲۱۹۷ س ۲۱۹۸ س ۲۱۹۹ س ۲۲۰۰ س ۲۲۰۱ س ۲۲۰۲ س ۲۲۰۳ س ۲۲۰۴ س ۲۲۰۵ س ۲۲۰۶ س ۲۲۰۷ س ۲۲۰۸ س ۲۲۰۹ س ۲۲۱۰ س ۲۲۱۱ س ۲۲۱۲ س ۲۲۱۳ س ۲۲۱۴ س ۲۲۱۵ س ۲۲۱۶ س ۲۲۱۷ س ۲۲۱۸ س ۲۲۱۹ س ۲۲۲۰ س ۲۲۲۱ س ۲۲۲۲ س ۲۲۲۳ س ۲۲۲۴ س ۲۲۲۵ س ۲۲۲۶ س ۲۲۲۷ س ۲۲۲۸ س ۲۲۲۹ س ۲۲۳۰ س ۲۲۳۱ س ۲۲۳۲ س ۲۲۳۳ س ۲۲۳۴ س ۲۲۳۵ س ۲۲۳۶ س ۲۲۳۷ س ۲۲۳۸ س ۲۲۳۹ س ۲۲۴۰ س ۲۲۴۱ س ۲۲۴۲ س ۲۲۴۳ س ۲۲۴۴ س ۲۲۴۵ س ۲۲۴۶ س ۲۲۴۷ س ۲۲۴۸ س ۲۲۴۹ س ۲۲۵۰ س ۲۲۵۱ س ۲۲۵۲ س ۲۲۵۳ س ۲۲۵۴ س ۲۲۵۵ س ۲۲۵۶ س ۲۲۵۷ س ۲۲۵۸ س ۲۲۵۹ س ۲۲۶۰ س ۲۲۶۱ س ۲۲۶۲ س ۲۲۶۳ س ۲۲۶۴ س ۲۲۶۵ س ۲۲۶۶ س ۲۲۶۷ س ۲۲۶۸ س ۲۲۶۹ س ۲۲۷۰ س ۲۲۷۱ س ۲۲۷۲ س ۲۲۷۳ س ۲۲۷۴ س ۲۲۷۵ س ۲۲۷۶ س ۲۲۷۷ س ۲۲۷۸ س ۲۲۷۹ س ۲۲۸۰ س ۲۲۸۱ س ۲۲۸۲ س ۲۲۸۳ س ۲۲۸۴ س ۲۲۸۵ س ۲۲۸۶ س ۲۲۸۷ س ۲۲۸۸ س ۲۲۸۹ س ۲۲۹۰ س ۲۲۹۱ س ۲۲۹۲ س ۲۲۹۳ س ۲۲۹۴ س ۲۲۹۵ س ۲۲۹۶ س ۲۲۹۷ س ۲۲۹۸ س ۲۲۹۹ س ۲۳۰۰ س ۲۳۰۱ س ۲۳۰۲ س ۲۳۰۳ س ۲۳۰۴ س ۲۳۰۵ س ۲۳۰۶ س ۲۳۰۷ س ۲۳۰۸ س ۲۳۰۹ س ۲۳۱۰ س ۲۳۱۱ س ۲۳۱۲ س ۲۳۱۳ س ۲۳۱۴ س ۲۳۱۵ س ۲۳۱۶ س ۲۳۱۷ س ۲۳۱۸ س ۲۳۱۹ س ۲۳۲۰ س ۲۳۲۱ س ۲۳۲۲ س ۲۳۲۳ س ۲۳۲۴ س ۲۳۲۵ س ۲۳۲۶ س ۲۳۲۷ س ۲۳۲۸ س ۲۳۲۹ س ۲۳۳۰ س ۲۳۳۱ س ۲۳۳۲ س ۲۳۳۳ س ۲۳۳۴ س ۲۳۳۵ س ۲۳۳۶ س ۲۳۳۷ س ۲۳۳۸ س ۲۳۳۹ س ۲۳۴۰ س ۲۳۴۱ س ۲۳۴۲ س ۲۳۴۳ س ۲۳۴۴ س ۲۳۴۵ س ۲۳۴۶ س ۲۳۴۷ س ۲۳۴۸ س ۲۳۴۹ س ۲۳۵۰ س ۲۳۵۱ س ۲۳۵۲ س ۲۳۵۳ س ۲۳۵۴ س ۲۳۵۵ س ۲۳۵۶ س ۲۳۵۷ س ۲۳۵۸ س ۲۳۵۹ س ۲۳۶۰ س ۲۳۶۱ س ۲۳۶۲ س ۲۳۶۳ س ۲۳۶۴ س ۲۳۶۵ س ۲۳۶۶ س ۲۳۶۷ س ۲۳۶۸ س ۲۳۶۹ س ۲۳۷۰ س ۲۳۷۱ س ۲۳۷۲ س ۲۳۷۳ س ۲۳۷۴ س ۲۳۷۵ س ۲۳۷۶ س ۲۳۷۷ س ۲۳۷۸ س ۲۳۷۹ س ۲۳۸۰ س ۲۳۸۱ س ۲۳۸۲ س ۲۳۸۳ س ۲۳۸۴ س ۲۳۸۵ س ۲۳۸۶ س ۲۳۸۷ س ۲۳۸۸ س ۲۳۸۹ س ۲۳۹۰ س ۲۳۹۱ س ۲۳۹۲ س ۲۳۹۳ س ۲۳۹۴ س ۲۳۹۵ س ۲۳۹۶ س ۲۳۹۷ س ۲۳۹۸ س ۲۳۹۹ س ۲۴۰۰ س ۲۴۰۱ س ۲۴۰۲ س ۲۴۰۳ س ۲۴۰۴ س ۲۴۰۵ س ۲۴۰۶ س ۲۴۰۷ س ۲۴۰۸ س ۲۴۰۹ س ۲۴۱۰ س ۲۴۱۱ س ۲۴۱۲ س ۲۴۱۳ س ۲۴۱۴ س ۲۴۱۵ س ۲۴۱۶ س ۲۴۱۷ س ۲۴۱۸ س ۲۴۱۹ س ۲۴۲۰ س ۲۴۲۱ س ۲۴۲۲ س ۲۴۲۳ س ۲۴۲۴ س ۲۴۲۵ س ۲۴۲۶ س ۲۴۲۷ س ۲۴۲۸ س ۲۴۲۹ س ۲۴۳۰ س ۲۴۳۱ س ۲۴۳۲ س ۲۴۳۳ س ۲۴۳۴ س ۲۴۳۵ س ۲۴۳۶ س ۲۴۳۷ س ۲۴۳۸ س ۲۴۳۹ س ۲۴۴۰ س ۲۴۴۱ س ۲۴۴۲ س ۲۴۴۳ س ۲۴۴۴ س ۲۴۴۵ س ۲۴۴۶ س ۲۴۴۷ س ۲۴۴۸ س ۲۴۴۹ س ۲۴۵۰ س ۲۴۵۱ س ۲۴۵۲ س ۲۴۵۳ س ۲۴۵۴ س ۲۴۵۵ س ۲۴۵۶ س ۲۴۵۷ س ۲۴۵۸ س ۲۴۵۹ س ۲۴۶۰ س ۲۴۶۱ س ۲۴۶۲ س ۲۴۶۳ س ۲۴۶۴ س ۲۴۶۵ س ۲۴۶۶ س ۲۴۶۷ س ۲۴۶۸ س ۲۴۶۹ س ۲۴۷۰ س ۲۴۷۱ س ۲۴۷۲ س ۲۴۷۳ س ۲۴۷۴ س ۲۴۷۵ س ۲۴۷۶ س ۲۴۷۷ س ۲۴۷۸ س ۲۴۷۹ س ۲۴۸۰ س ۲۴۸۱ س ۲۴۸۲ س ۲۴۸۳ س ۲۴۸۴ س ۲۴۸۵ س ۲۴۸۶ س ۲۴۸۷ س ۲۴۸۸ س ۲۴۸۹ س ۲۴۹۰ س ۲۴۹۱ س ۲۴۹۲ س ۲۴۹۳ س ۲۴۹۴ س ۲۴۹۵ س ۲۴۹۶ س ۲۴۹۷ س ۲۴۹۸ س ۲۴۹۹ س ۲۵۰۰ س ۲۵۰۱ س ۲۵۰۲ س ۲۵۰۳ س ۲۵۰۴ س ۲۵۰۵ س ۲۵۰۶ س ۲۵۰۷ س ۲۵۰۸ س ۲۵۰۹ س ۲۵۱۰ س ۲۵۱۱ س ۲۵۱۲ س ۲۵۱۳ س ۲۵۱۴ س ۲۵۱۵ س ۲۵۱۶ س ۲۵۱۷ س ۲۵۱۸ س ۲۵۱۹ س ۲۵۲۰ س ۲۵۲۱ س ۲۵۲۲ س ۲۵۲۳ س ۲۵۲۴ س ۲۵۲۵ س ۲۵۲۶ س ۲۵۲۷ س ۲۵۲۸ س ۲۵۲۹ س ۲۵۳۰ س ۲۵۳۱ س ۲۵۳۲ س ۲۵۳۳ س ۲۵۳۴ س ۲۵۳۵ س ۲۵۳۶ س ۲۵۳۷ س ۲۵۳۸ س ۲۵۳۹ س ۲۵۴۰ س ۲۵۴۱ س ۲۵۴۲ س ۲۵۴۳ س ۲۵۴۴ س ۲۵۴۵ س ۲۵۴۶ س ۲۵۴۷ س ۲۵۴۸ س ۲۵۴۹ س ۲۵۵۰ س ۲۵۵۱ س ۲۵۵۲ س ۲۵۵۳ س ۲۵۵۴ س ۲۵۵۵ س ۲۵۵۶ س ۲۵۵۷ س ۲۵۵۸ س ۲۵۵۹ س ۲۵۶۰ س ۲۵۶۱ س ۲۵۶۲ س ۲۵۶۳ س ۲۵۶۴ س ۲۵۶۵ س ۲۵۶۶ س ۲۵۶۷ س ۲۵۶۸ س ۲۵۶۹ س ۲۵۷۰ س ۲۵۷۱ س ۲۵۷۲ س ۲۵۷۳ س ۲۵۷۴ س ۲۵۷۵ س ۲۵۷۶ س ۲۵۷۷ س ۲۵۷۸ س ۲۵۷۹ س ۲۵۸۰ س ۲۵۸۱ س ۲۵۸۲ س ۲۵۸۳ س ۲۵۸۴ س ۲۵۸۵ س ۲۵۸۶ س ۲۵۸۷ س ۲۵۸۸ س ۲۵۸۹ س ۲۵۹۰ س ۲۵۹۱ س ۲۵۹۲ س ۲۵۹۳ س ۲۵۹۴ س ۲۵۹۵ س ۲۵۹۶ س ۲۵۹۷ س ۲۵۹۸ س ۲۵۹۹ س ۲۶۰۰ س ۲۶۰۱ س ۲۶۰۲ س ۲۶۰۳ س ۲۶۰۴ س ۲۶۰۵ س ۲۶۰۶ س ۲۶۰۷ س ۲۶۰۸ س ۲۶۰۹

بغلاف ما اذا كان موضوعا على الارض يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل
عن الاصل الكراهة في الاول ثم قال : وان كانت الوسادة موضوعة على
الارض وكان يسجد عليها جازت صلاته فقد صح ان ام سلمة كانت تسجد
على مرفقة موضوعة بين يديها لانه كانت بها ولم يمنعها رسول الله صلى
الله عليه وسلم من ذلك فان مفاد هذه المقابلة والاستبدال عدم الكراهة
في الموضوع على الارض المرتفع ثم رایت القهستانی صرح بذلك ۔

میں کہتا ہوں : یہ عبارت اس صورت پر محمول ہے جب چہرے کی طرف کسی ایسی شے کو اٹھایا
جائے جس پر سجدہ کیا جائے بخلاف اس صورت کے جب اس شے کو زمین پر رکھا جائے اس
پر ذخیرۃ الفقہاء کی وہ روایت دلیل بنتی ہے جس کو انہوں نے اصل سے نقل کیا کہ کراہت
پہلی صورت (چہرے کی طرف اٹھانے) میں ہے پھر فرمایا : اگر تکبیر زمین پر رکھا جائے اور اس
پر سجدہ کیا جائے تو اس کی نماز جائز ہوگی چنانچہ یہ ثابت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها اپنے سامنے رکھے ہوئے چھوٹے تکبیر پر (آشوب چشم) کے مرض کی وجہ سے سجدہ
فرماتیں اور آپ کو اس عمل سے حضور اکرم ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ لہذا ان روایات کے
درمیان مقابلہ کا فائدہ اور استدلال یہ ہے کہ زمین پر رکھی ہوئی بلند شے پر سجدہ کرنے
میں کراہت نہیں ہے۔ پھر میں نے قہستانی کو دیکھا تو انہوں نے بھی اسی بات کی تصریح کی
ہوئی تھی۔ (رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۸۵ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگلی پشاور)

اس عبارت میں صراحت سے معلوم ہو گیا کہ مکروہ کا حکم اس وقت تک کہ جب کسی شے کو اپنی
طرف اٹھایا گیا ہو اور اسے زمین پر نہ رکھا گیا ہو۔

کنز الدقائق کی شرح بحر الرائق میں اسی مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ زین الدین
ابن ابراہیم بن محمد بن نجم مصری علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں :

واما نفس الرفع المذكور فمكروه وصحة في البدائم وغيره ۔ الخ

بہر حال مذکورہ طریقے کے مطابق کسی شے کو صرف اٹھانا یہ مکروہ ہے بائیں وغیرہ میں اس کی
تصریح موجود ہے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ ایک مریض کی عیادت کو گئے اس کو مذکورہ طریقے کے مطابق نماز
پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو سجدہ کر

ورنہ سر کے ساتھ اشارہ سے نماز پڑھ اور مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اپنے بھائی کی عیادت کو گئے اس کو نماز پڑھتے اس طرح پایا کہ اس کی طرف لکڑی اٹھائی گئی تھی جس
پر آپ کا بھائی سجدہ کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جس کے ہاتھ میں لکڑی تھی اس سے کھینچ کر فرمایا : یہ
ایسی شے ہے جو شیطان تمہارے لئے پیش کرتا ہے سجدہ کے ساتھ اشارہ کر کے نماز ادا کرو اور مروی
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مریض سے ایسے عمل کو دیکھ کر فرمایا : کیا تم
اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود بناتے ہو اور محیط میں حضور اکرم ﷺ کے منع کرنے سے کراہت
تحریری پر استدلال کیا گیا ہے۔

اس عبارت کے تحت ”مختار الخلق“ میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں :

الكراهة فيما اذا رقع شخص آخر كما يشعر به ما ذكره المؤلف وعد منها
فيما اذا كان على الارض ، ثم رایت القهستانی قال بعد قوله ، ولا يرفع
الي وجهه شمين يسجد عليه فيه اشارة الى انه لو سجد على شيء مرفوع
موضوع على الارض لم يكره ولو سجد على دكان دون صدره يجوز
كالصحيح لكن لو زاد يومي ولا يسجد عليه كما في الزاهدی ۔

یعنی کراہت اس صورت میں ہے جب اس شے کو کوئی دوسرا شخص اٹھائے جیسا کہ مؤلف کی
عبارت اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور کراہت اس صورت میں نہ ہوگی جب اس شے
کو زمین پر رکھا جائے پھر میں نے قہستانی کو دیکھا تو انہوں نے بھی ”ولا يرفع الي وجهه شيء“
سجد علیہ“ کی عبارت کے بعد یوں وضاحت کی ہوئی تھی کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ
ہے کہ اگر اس نے ایسی بلند شے پر سجدہ کیا جس کو زمین پر رکھا گیا ہے تو یہ مکروہ نہیں اور اگر
بلند شے پر سجدہ کیا جو سینے سے نیچے ہو (یعنی نصف گز سے کم ہو) تو اس کی نماز تندرست شخص
کی طرح جائز ہوگی اور اگر بلندی کی مقدار اس سے زائد ہو تو اشارہ سے نماز پڑھے اس پر
سجدہ نہ کرے۔ (مختار الخلق علی بحر الرائق شرح کنز الدقائق ۲/۲۸۵ مکتبہ رشیدیہ سرکیہ دہلی)

جامع المفصلین میں ہے :

ويكره للمؤمن ان يرفع اليه عودا او وسادة يسجد عليها فلو فعل فلو كان
يخفض رأسه لركوع ثم لسجود اخفض من ركوعه جازت لاولي يوضع العود
على جبهته ثم اختلف انه بعد سجود او ايماء قال بعض الهشاش هو ايماء

وهو الصحيح ولو وضعت الوضوء على الارض وسجد عليها جازت۔

اور اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے سجدہ کرنے کی خاطر کسی تخت یا ٹکیہ کو اٹھانا مکروہ ہے اگر اس نے ایسا کر لیا پھر رکعتیں کئے کہ اگر اس کا سر رکوع کے لئے جھک گیا اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھک گیا تو اس کی نماز ہو جائے گی اس صورت میں نہیں ہوگی جب تخت کو اس کی پیشانی پر تکیہ رکھ دیا جائے۔ (اور سر رکوع و سجود کے لئے اپنے طریقے پر جھک نہ سکے) پھر علماء کرام کے اقوال مختلف ہیں کہ اسے سجدہ کرنے والا یا اشارہ کرنے والا شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ بعض مشائخ نے (ترجیح دیتے ہوئے) فرمایا: اسے اشارہ سے نماز پڑھنے والا کہا جائے گا اور یہی صحیح ہے۔ اور اگر ٹکیہ کو زمین پر رکھا اور اس پر سجدہ کیا تو نماز (سجدہ کے ساتھ) ادا ہو جائے گی۔ (جامع المنیر، ۲۲۹/۲، مسلائی کتب خانہ، پوری، ۱۴۰۵ھ، کراچی)

اس کے علاوہ دیگر فقہاء کرام نے جہاں ممانعت والی حدیث کو بیان فرمایا تو اس کے ساتھ ہی ایسی عبارت کو ذکر فرمایا جس میں رکعت کا معنی نہیں بلکہ اٹھانے کا معنی ہے اور اٹھانا زمین پر رکھ کر نہیں ہوتا۔ چنانچہ ”نور الایضاح“ میں ہے:

ولا يرفع لوجهه شيئا يسجد عليه۔

اور سجدہ کرنے کے لئے کسی شے کو اپنے چہرہ کی طرف نہ اٹھایا جائے۔

اس کے تحت مراقی الفلاح میں ہے:

(ولا يرفع) بالبناء للمجهول (لوجهه شئ) كحجر وخشب (يسجد عليه)

لما قد مناه ولقوله ﴿مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ﴾ ان يسجد فليسجد ومن لم

يستطع فلا يرفع الي وجهه شيئا يسجد عليه ولهكن في ركوعه وسجوده

يؤمى برأيه رواه الطبرانی۔

(ولا يرفع مجهول کا مینہ ہے) یعنی جس پر سجدہ کیا جائے اس شے مثلاً پتھر، تختہ وغیرہ کو چہرے

کی طرف نہیں اٹھایا جائیگا۔ اس روایت کی وجہ سے جس کو ہم نے گذشتہ بیان کیا (یعنی نبی اکرم

ﷺ) ایک مریض کی عیادت کو گئے اسے ٹکیہ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اس ٹکیہ

کو پکڑا پھرا سے پھینک دیا پھر اس مریض نے ایک لکڑی (تختہ نما) پکڑی تاکہ اس پر سجدہ کر سکے

آپ نے اسے بھی پکڑ کر پھینک دیا اور ارشاد فرمایا۔

مَنْ عَلَى الارض ان استطعت والا فأوم ايماء واجعل سجودك اخفض

من ركوعك۔

زمین پر نماز پڑھا اگر طاقت رکھتا ہو ورنہ اشارہ سے نماز پڑھا اور اشارہ میں اپنے سجدہ کو رکوع

سے زیادہ پست کر۔ (اسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۰۶/۲۔ اسنن الصغریٰ ۱۸۰)

فائدہ:

اس حدیث شریف میں ”فأخذ عودا ليصلي عليه“ کے الفاظ ذکر ہوئے جس کا ترجمہ یوں کیا گیا ”اس مریض نے ایک لکڑی (تختہ نما) پکڑی تاکہ اس پر سجدہ کر سکے۔“ اس میں لیصلی صلاۃ سے ماخوذ ہے اور صلاۃ کا ترجمہ یہاں سجدہ کے ساتھ کیا گیا جس میں اشارہ ہے کہ حقیقت صلاۃ سجدہ ہے۔ اور یہی اصل نماز ہے لہذا جو سجدہ پر قادر ہوگا اس کے لئے سجدہ کی طرف لوٹنے والے تمام ارکان ادا کرنا ضروری ہیں اور جو سجدہ پر قدرت نہیں رکھتا اس پر سجدہ کی طرف لوٹنے والے ارکان مثلاً قیام کرنا ضروری نہیں رہتا اور بحمد اللہ تعالیٰ حدیث شریف سے ثابت شدہ یہی مواد احناف کا مذہب ہے جیسا کہ گذشتہ بیان ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

یہ صاحب مراقی الفلاح کی نور الایضاح کے متن پر پہلی منقولی دلیل تھی جسے انہوں نے ”لما قد مناه“ سے بیان فرمایا اور دوسری منقولی دلیل بیان فرماتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔ ”تم میں سے جو سجدہ کرنے پر طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ سجدہ کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے چہرے کی طرف کسی شے کو اٹھایا نہیں جائے گا تاکہ وہ اس پر سجدہ کرے۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ رکوع اور سجود میں اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرے۔“ (نور اللہ للفرانی ۳۲۸/۲، مکتبۃ المعارف، ریاض)

علامہ ابراہیم طلی علیہ الرحمۃ شارح منیۃ المصلیٰ بھی یہی عبارت ذکر فرمانے کے بعد ممانعت والی حدیث بیان فرماتے ہیں:

(ولا يرفع الي وجهه شئنا يسجد عليه) من وسادة او غير ما تقوله عليه
الصلوة والسلام للمريض عادة فراه يصلي -- الخ --

اس سے آگے عمل حدیث اسی طرح بیان فرمائی جس طرح مریض کی عیادت والی حدیث
ابھی گزری۔

مزید اس حدیث کی تفسیر بیان کرتے ہوئے "جرح و تعدیل" کے اصولوں سے بحث
فرمائی۔

رواه البزار فی مسنده والبیہقی فی المعرفة عن ابی بکر العنقی حدیثنا
سفیان الثوری حدیثنا ابوالزبیر عن جابر ان انیس رضی اللہ عنہ عاود مریضا
..... الخ قال البزار لا نعلم احدا رواه عن الثوری الا ابابکر العنقی وقد
تابعه عبد الوہاب وعطاء عن الثوری انتہی وابوبکر العنقی ثقہ۔

یعنی اس حدیث کو بزار نے "مسند بزار" میں اور امام بیہقی نے "المعرفة" میں حضرت ابوبکر خنی
سے انہوں نے کہا ہم اس حدیث کو حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا حضرت
سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ہمیں حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت
کو گئے الخ امام بزار فرماتے ہیں ہمیں اس حدیث کے بارے سوائے ابوبکر خنی کے اور
کسی کو نہیں جانتے جنہوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہو۔ اس حدیث کو حضرت سفیان ثوری
علیہ الرحمہ سے بیان کرنے میں جناب عبد الوہاب اور عطاء نے حضرت ابوبکر خنی کے ساتھ
مجاہد فرمائی ہے۔ (علامہ ابراہیم حلی فرماتے ہیں) اور ابوبکر خنی ثقہ ہیں یعنی ان کے
بارے کسی معتبر امام نے جرح نہیں فرمائی۔

(غنیۃ المستملی شرح منہج المسلمین ص ۵۹ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

گزشہ عبارات و نصوص کی روشنی میں یہ واضح ہو گیا کہ کرسی پر نماز کے مسئلہ کو کن حیث مسئلہ
ہم یوں دیکھیں گے کہ نماز کی کیفیت کیسی ہے وہ سجدہ کرنے پر قادر ہے اگرچہ "۱۹" صبح کی بلند
شے زمین پر رکھ کر ہی کسی یا قادر نہیں۔ اگر قادر ہے تو اس کی نماز موجودہ کرسی پر باطل ہے
کیونکہ وہ نماز کا اہم رکن سجدہ کو چھوڑ رہا ہے۔ خواہ وہ قیام کرنا ہو یا نہ کرنا ہو نماز نہ ہوگی۔ اور اگر وہ
قادر نہیں ہے تو اس کی نماز موجودہ تختہ دار کرسی پر یا اس کے علاوہ کرسی اس پر ہو جائے گی لیکن رکوع
کے لئے کم از کم سجدہ کے لئے زیادہ جھکے گا۔ دونوں کو برابر کہیں تو اس اشارہ سے پڑھنے والے کی نماز

او کی مثلاً رکوع کے لئے بھی تختہ پر سر رکھ دیا اور سجدہ کے لئے بھی تختہ پر سر رکھ دیا۔

معلوم ہوا کہ مطلقاً جائز و ناجائز کی بات اس میں نہیں بلکہ تفصیل ہے کہ کس کے لئے جائز
کس کے لئے ناجائز ہے۔ اور مکرر تحریری کا حکم درمیان اور اس جیسی دیگر عبارات میں اس وقت
اب نماز کی طرف کسی شے کو اٹھایا جائے خود اٹھائے تو عمل کثیر سے نماز باطل ہو جائے گی۔

اب اس تفصیل کے بعد یہ بات بھی حل ہوگئی کہ کرسی اگر صرف میں داخل کی جائے تو کیا اس
سے جرم میں کشادگی پیدا ہوتی ہے کہ حکم کندھوں کے ساتھ کندھ سے ملانے کا ہے یہ کشادگی اس
پر عمل پیرا ہونے سے روک رہی ہے تو کیا یہ جائز ہے۔؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کرسی رکھنے والا
اعتدال مجبوری کی حالت میں ہے اور اس کا عذر گزشہ نصوص کے مطابق بنتا ہے تو اس کا عذر چونکہ
شرعیات سے ثابت ہے لہذا جو عذر ضرورت کے پیش نظر ثابت ہوا تو اس سے واقع ہونے والی
کشادگی ممنوعہ نہ رہے گی کیونکہ شرعی منفعات اپنے پیچھے نقصان پیدا نہیں کرتی۔ لیکن طریقہ یہی ہے
کہ صف کے آخر میں کرسی رکھی جائے یہاں تک کہ تو من حیث المسئلہ وضاحت ہوئی۔

اب احتیاطاً کا قاضہ یہی ہے کہ کرسیوں پر نماز نہ پڑھی جائے، بڑی انتہاء کی مجبوری ہو جب
چاکر کرسی کا سہارا لیا جائے۔ مثلاً اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ۱۳ رجب الاول شریف کو ایک
مرتبہ مجلس پڑھنے کے بعد ایسے طویل ہوئے کہ آپ نے آخری لمحات کے پیش نظر وصیت نامہ بھی
لکھوا لیا۔ پھر آپ کو نماز کے لئے چار آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لے جاتے نماز پڑھنے کے بعد
پھر واپس لے آتے۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۵۴ طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مگر آج کل کیا ہے کہ ہلکی پھلکی جوڑوں میں درد شروع ہوئی کرسی پر نماز شروع کر ڈالی۔ یہ
جوڑوں کی درد کا یہاں نہ لگانے والے وائش روم میں بیٹھ کر قضاے حاجت کریں اپنی گھٹنوں کو اٹھنے
بیٹھنے میں اکٹھا کریں لیکن نماز کے لئے انتہائی سکون کے متنی ہیں حالانکہ یہ نہیں سمجھتے نماز کا معنی
جس طرح دعا آتا ہے اسی طرح صلوٰۃ کا معنی چلانا بھی آتا ہے یعنی نماز وہ نماز ہے جس میں عشق
الہی میں جلا بھونا جائے۔ یہ بعض حضرات نے اپنا ایک ذہنی مفروضہ تیار کر لیا ہے کہ نماز سے بندہ
کو بڑا سکون ملتا ہے اور انسان کی ورزش ہو جاتی ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ نماز ایک مسر سار کے لئے ہے
یا عبادت کے لئے سکون کا معنی یہ نہیں کہ جسم میں آرام ولذت کی ایک لہر دوڑے اور کام کاج کی
تھکاوٹ دور کرنے کا تصور کیے رکھے۔ محبت الہی میں تھکاوٹ دور ہونے کا اور مطلب ہے کہ
پیشانی موتی کی بارگاہ میں ہی جھکے۔ اور اس کے جھکنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے۔ پھر عجب لوگ

دیکھے ہیں اگر انہیں کرسی پر نماز سے منع کیا جائے کہ آپ زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتے اور آپ سے کمزور ترین بزرگ زمین پر سجدہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں تو انوکھا جواب ہوتا ہے۔ حضرت صاحب ہم اللہ کی نماز پڑھتے ہیں ان کو سمجھایا گیا جناب اللہ تعالیٰ کی نماز اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا ہونی چاہیے۔ تو آگے سے ہلکے ہلکے بڑبڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم عشق کی نماز پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ جو نماز کر بلا میں پڑھی گئی ان کو کہا گیا جناب آپ اپنی بات کھل کر کہیں ہم ماننے والے ہیں پریشان نہ ہوں۔ جو کر بلا میں نماز پڑھی گئی بے شک وہ عشق الہی سے لبریز نماز تھی لیکن پورے کر بلا میں کرسی کا نام و نشان نہیں ملتا۔ چہ جائے کہ اس پر بیٹھ کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی ہو آپ اس انگریزی ایجاد کی جان چھوڑ دیں۔ اسے مسجدوں میں دیکھ کر ایک حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہ مسلمان مجاہد قوم کبھی مساجد سے تربیت جہاد لیا کرتی تھی اور کفار و مشرکین کے خلاف لڑتی تھی لیکن جب سے مسلمانوں کا یہود و نصاریٰ یا راہوا ہے جہاد کو انسانیت کے خلاف ایک بھیا تک امر ٹھہرایا گیا پھر جہاد کو بدنام کرنے کے لئے چند لوگوں کو خرید کر اسلامی وضع قطع دے کر خود کش دھماکوں سے اس مقدس جہاد کو دہشت گردی میں پھیر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ سانپ کا ڈر اسی سے بھی ڈرتا ہے۔ ان خود کش حملوں کا ڈر ا جہاد کو بھی اسی گندی دہشت گردی کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ اب کافروں نے بطور طمانچہ اس جہادی تربیت کے مقدس مقام میں کرسیاں لا کر رکھ دیں کہ اب مسلمان اپنا حق ہو گئے ہیں اپنے آپ کے لئے قویہ رہے ہی نہیں عبادت سے روکنے کے لئے ایک ماڈرن طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس شر سے محفوظ فرمائے اور یہود و نصاریٰ کی سازش سے بچائے۔ اس چار دن کی زندگی میں احساس برتری بھی مسجد میں جا کر ابھرتا ہے جہاں عاجزی کرنی تھی وہاں تکبر و خویہ بننا چاہا ہے ان لوگوں کو کبھی مسجد میں کرسی پکڑ کر لاتے دیکھیں تو وہ بھی ایک عجیب منظر ہوتا ہے اس سکون کے بعد میں کرسی کو جناب کان سے پکڑے ہوئے آئے اور اس کے تھمے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کی گونج پوری مسجد میں ہائے مسلمان ہائے مسلمان، کافروں کی مظلوم ہوتی ہے۔ اس احتجاجی جلوس کی زد میں پچھارے امام صاحب کو قرائت کے باغوں سے نکل کر رکعتوں کی ترغیب کو آگے پیچھے کرتے ہوئے مجبوراً تھوڑی دیر اس جلوس کا استقبال کرنا پڑتا ہے جس کی پاداش میں انہیں کئی بار سجدہ بھی کرنا پڑتا۔

ایک صاحب کہنے لگے جناب میں سجدہ تو کر سکتا ہوں لیکن گھٹنوں میں درد ہے اور سر چکرانے کا خوف لگا رہتا ہے بندہ نے ان سے کہا سر چکرانے کی وجہ سے آپ بیٹھ کر نماز ادا کر لیں

گھٹنوں میں اگر اتنی درد ہے کہ آپ آلتی پالتی مار کر یا گھٹنوں کو کھڑا کر کے یا ناگوں کو قبلہ رخ کر لیں لیکن سجدہ زمین پر پیشانی رکھ کر کریں کہنے لگے جی نماز ہی پڑھنی ہوتی ہے اتنی مشقت کرنے کی کیا ضرورت ہے کرسی پر ہی ہو جائے گی۔

اسی طرح ایک صاحب پڑھ لکھے معلوم ہوتے تھے کہنے لگے دیکھئے جناب نماز کے بارے علم ہے کہ ایک طرف کھانا تیار ہو اور دوسری طرف نماز ہو تو دونوں میں سے پہلے کھانا کھایا جائے گا پھر نماز کو سکون سے ادا کیا جائے گا کیونکہ کھانا نہ کھائے گا تو ذہن میں اسی کھانے کا خیال آئے گا اسی طرح جب بندہ نماز پڑھتے وقت اسے ذرا تکلیف ہو تو نماز میں اس تکلیف کی طرف خیال رہے گا لہذا کرسی پر بیٹھ کر نماز مطلقاً جائز ہونی چاہیے۔ اور ساتھ ساتھ کہنے لگے یقیناً مقتیان کرام اس بارے ضرور جواز کا فتویٰ صادر کریں گے۔

بندہ نے ان سے کہا جناب یہ قیاس کیسا ہے؟ جو آپ فرما رہے ہیں۔ ایک طرف کھانا ہے اور دوسری طرف کرسی پر نماز ہے۔ اگر سخت بھوک بھی لگی ہو نماز کا وقت جارہا ہو تو پہلے نماز پڑھی جائے گی۔ کھانا پہلے کھانے کا مسئلہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے میں ہے۔ نماز چھوڑنے میں نہیں کہ سخت بھوک بھی لگی ہو دل بھی اس طرف متوجہ ہو، کھانا بھی حاضر ہو۔ کھانے میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو۔ ان صورتوں میں کہیں جا کر فقہاء کرام رخصت دیتے ہیں کہ جماعت چھوڑ سکتا ہے اگر کوئی ایک صورت بھی نہ پائی جائے تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے لیکن ان صورتوں کے پائے جانے کے باوجود اصل نماز نہیں چھوڑ سکتا۔ کہاں اصل نماز..... ہونے کا مسئلہ اور کہاں جماعت کے ساتھ نماز کو چھوڑنے کا مسئلہ۔ کرسی پر ہلکی پھلکی درد میں بیٹھنے کا حکم جماعت کو ترک کا مسئلہ نہیں بلکہ اصل نماز کا مسئلہ ہے کہ نماز ہوتی ہے یا نہیں ہوتی جبکہ کھانے کا تعلق اصل نماز سے نہیں وصی نماز یعنی جماعت کے ساتھ ہے۔

طرح طرح کے فاسد قیاس کر نیوالے لوگ نمازوں میں سستی کرتے ہوئے ایسی بے جا تاویلیں کرتے ہیں لوگ بھی بڑے سیدھے سادھے ہیں مساجد میں کرسیاں رکھوانے کو بڑی عبادت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جو ہلکی پھلکی درد والا یا سکون کا مٹھنی اس پر نماز پڑھتا رہا اور جتنی دیر پڑھتا رہا اس کا گناہ کبھی دینے والے کو بھی ہوگا کہ اسے صدقہ دینے کے بارے میں یقین علم نہیں کہ اس کا صدقہ جائز ہے یا نہیں۔ خصوصاً ایسا پروگرام رمضان شریف میں بڑی دلجوئی سے کرتے ہیں جبکہ رمضان میں اس کا گناہ ستر گناہ زیادہ ہوتا ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ یہ کرسیاں قرآن مجید

پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں کیونکہ اس کا فساد بھی لوگوں پر مخفی نہیں جو کرسی پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھ رہا ہو اور اس کے نیچے صفوں میں بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنے والوں کے قرآن پاک سے کرسی والا اور بیٹھا ہو گا جس سے کلام الہی کی بے ادبی ہوگی۔ لہذا بے ادبی کے اجتماعی کے پیش نظر ہم یہ رخصت شریعت کی روشنی میں نہیں دے سکتے کہ اس پر نماز تو ہوتی نہیں چلو قرآن مجید ہی پڑھ لیا کریں یہ غلط ہے اللہ تعالیٰ ہمیں فرعونیت اور تکبر سے پاک عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

الحمد للہ! ہم نے اپنے اساتذہ کرام کو دیکھا سخت بیماری کے باوجود عید کے ساتھ نماز ادا کرنے کی تمنا میں رہتے ہیں ذرا دیکھئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس بارے میں کیا عمل تھا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نظر بند ہو گئی طیب نے آپ کو کہا اگر آپ چند دن گدی کے بل لیٹیں تو آپ کی آنکھیں درست ہو سکتی ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس بارے میں مشورہ کیا انہوں نے (آپ کی کبرئی اور تقویٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے) آپ کو اس معاملہ کی رخصت نہ دی اور آپ کو کہا:

ارایت لو مت فی هذه الايام كيف تصنع بصلواتك۔

تیرا کیا خیال ہے اگر تیری انہی ایام میں موت واقع ہو جائے تو اپنی نمازوں کا کیا کر دے گا (جو

نماز زمین پر سجدہ کے بغیر ادا کی ہوگی) (مسند ابن ابی شیبہ ص ۳۹۹ بحوالہ برائے طبع ۱۳۶۱ھ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سورہ نجم کی تلاوت فرمائی آپ علیہ التحیۃ والسلام کے ساتھ سب لوگوں نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ بچا جس نے اپنا سر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا نہ دیا ہو مگر ایک شخص نے (بجائے سجدہ کرنے کے سجدہ کی جگہ سے) کنگریاں یا مٹی کو پکڑ کر اپنے چہرے کی طرف اٹھایا اور کہا مجھے یہی کافی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فلقد رايته بعد قتل كافرا

بے شک میں نے اس واقعہ کے بعد اس شخص کو کفر کی موت پر قتل ہوتے دیکھا۔

(بخاری شریف مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳۶۱ھ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بارگاہ میں سر جھکانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایصال ثواب برائے

اُمتِ محمدیہ ﷺ

اور

شہداء امت اور ہمارے آباؤ اجداد جو جنگ آزادی 1857ء

انگریزوں کے ہاتھوں اہل خاندان جو 1947ء

میں ہندو اور سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوئے

دعاگو

رائے فقیر محمد

نقشبندی، بریلوی، سہروردی، قادری، چشتی
فاضل فارسی، بی اے اسلامیات، ایم کام، فیلو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

مفت لئے کاپیٹ

رائے ہاؤس نمبر 1-B-14-4

کالج روڈ محمد علی چوک ٹاؤن شپ لاہور